زیور کی زکوٰۃ کیسے ادا کریں؟

جمع و ترتیب

محمد انس انور

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

اِدارۃ الرشید کراچی

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

زیور کی زکوٰۃ کیسے ادا کریں؟

جمع و ترتیب

محمد انس انور

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ادارۃ الرشید کراچی

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

Tel: 021-34928643 Cell: 0321-2045610
E-mail: Idaraturrasheed@gmail.com
Idaraturrasheed@yahoo.com

فہرست

پیش لفظ 3
زیور کی زکوۃ اور غلط فہمیاں 7
زیورات کی ملکیت 9
زکوۃ کے حساب کی تاریخ 10
نصاب کا معنی 12
سونے کا نصاب 13
چاندی کا نصاب 13
نصاب 14
زیورات کا وزن 14
زیور کی زکوۃ کا حساب کیسے کریں؟ 15
زیورات کی زکوۃ کیسے نکالی جائے 15
زیور کی زکوۃ سے متعلق ضروری مسائل 16
مشورہ 24

پیش لفظ

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها...[الاية]"

ترجمہ: آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ (جس کو یہ لاتے ہیں) لے لیجئے جس کے (لینے کے) ذریعہ سے آپ ان کو (گناہ کے آثار سے) پاک صاف کردیں گے۔ (سورہ توبہ :۱۰۳)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وما انفقتم من شئ فهو يخلفه وهو خير الرازقين [الاية]

ترجمہ: "اور جو چیز تم (مواقع حکم الہی میں) خرچ کروگے سو وہ (یعنی اللہ تعالی) اس کا عوض دے گا، اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے"۔ (سورہ سبا:۳۹)

سرکاردو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ۱- اللہ تعالیٰ اور رسول کی گواہی دینا۔ ۲- نماز ادا کرنا۔ ۳- زکوٰۃ دینا۔ ۴- رمضان کے روزے رکھنا۔ ۵- حج بیت اللہ کرنا۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان، ص۱۲)

اسی طرح ایک حدیث قدسی کا بھی یہی مضمون ہے:

"اَنفِق یا ابن آدم اُنفِق علیك"

"اے ابن آدم تم خرچ کرو، میں تم کو (خزانہ غیب سے) دیتا رہوں گا"

(بخاری شریف کتاب النفقات۔ ج:۲۔ ص۸۰۵)

زیر نظر سطور لکھنے کا مقصد صرف اور صرف فریضہ زکوٰۃ کی یاد دہانی ہے۔ الحمد للہ ہماری بہت سی بہنیں اور بھائی اس سلسلہ میں حددرجہ اہتمام کرتے ہیں، تاہم یہ امر واقعہ ہے کہ ہم میں سے اکثر مسلمان مرد وعورت اس فریضے میں سست واقع ہوئے ہیں اور شریعت کے مطابق باقاعدہ حساب کر کے مکمل زکوٰۃ نہیں نکالتے، بلکہ اسلام کا ایک اہم رکن ہونے کے باوجود

اس کے متعلق ہماری معلومات ناقص ہیں۔

درحقیقت اسلام میں زکوٰۃ فرض کئے جانے کی وجہ سے مسلمانوں کے بے شمار مسائل حل ہو جاتے ہیں، اسلام میں زکوۃ کا حکم کئی فوائد کا سبب ہے، چنانچہ فقراء مساکین کی ضروریات وحاجات کا مداوا بھی زکوٰۃ سے ہوتا ہے، مالداروں اور فقراء میں باہم رابطے کا ذریعہ بھی ہے، نفس کی پاکیزگی، کنجوسی، بخل سے دوری کا ذریعہ بھی زکوٰۃ ہے۔ مسلمان کی ایک صفت سخاوت بھی ہے۔ محتاجوں پر شفقت ومہربانی کرنا، شیوۂ مسلم ہے، نیز خرچ کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ الغرض زکوۃ کی ادائیگی میں سراسر خیر ہی خیر ہے۔

اس اہم رکن میں عام مسلمانوں کی کمی کوتاہی کے سبب یہ مختصر کتابچہ پیش خدمت ہے، جس میں انتہائی آسان انداز میں زیور کی زکوۃ اور اسکے حساب سے متعلق بنیادی اور اہم مسائل جمع کئے گئے ہیں، اس ضمن میں بندہ اپنے استاذ محترم جناب مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی دامت

برکاتہم (دارالافتاء جامعہ بنوری ٹاون کراچی) کا تہہ دل سے ممنون ہے کہ انہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود تصحیح فرمائی اور مفید مشوروں سے نواز، اور برادرم جناب کمال باسط صاحب (Director Pakistan Gems and Jewellery Development company) جو اس کام کے اصل محرک ہیں، ابتداءً انہوں نے اس بارے میں فکر کی ، اور مسلسل اصرار کر کے پایہ تکمیل تک پہنچانے کی درخواست کرتے رہے، اور عملا خود بھی اس فکر میں لگے رہے کہ کسی طرح (خصوصا) ہماری مسلمان بہنوں کو زیور کی زکوۃ کے بنیادی مسائل کا علم ہو، اور وہ باقاعدہ حساب کر کے زکوۃ دینے والی بن جائیں۔ اللہ ان دونوں حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے، اس کام کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور ہم سب کو اسلام کے تمام احکامات پر عمل کرنے والا بنائے۔

محمد انس انور

دارالافتاء جامعہ بنوری ٹاون کراچی

anas.anwar@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیور کی زکوۃ اور غلط فہمیاں

زکوۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے، زکوۃ نکالنے سے باقی ساڑھے ستانوے فیصد مال پاک ہوجاتا ہے، اور اللہ تعالی کی طرف سے اس مال کی حفاظت ہوتی ہے،اور غریبوں کا گھر بھی آباد رہتا ہے ان کے دلوں سے دعائیں نکلتی ہیں،اور فرشتے بھی ایسے لوگوں کے مال میں اضافہ ہونے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

مگر عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ سونے یا اسکے زیور کی زکوۃ سرے سے دی ہی نہیں جاتی، یا پھر بغیر حساب کتاب کے محض اندازے سے دے دی جاتی ہے۔اور اگر مکمل حساب کتاب کر کے دینے کا اہتمام ہو (جو کہ بہت اچھی بات ہے) تو خوشدلی سے نہیں دی جاتی۔

زکوۃ کے بارے میں اکثر یہ کہتے سنا ہے ''اوہو فلاں چیز پر تو زکوۃ

دینی پڑے گی'' اور یہ بات بھی اس قدر ناگواری سے کہی جاتی ہے کہ گویا شریعت نے ان پر کوئی اضافی ذمہ داری عائد کردی جو پوری نہیں کی جاسکتی، جبکہ درحقیقت اللہ تعالی کا بے حد شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے مال ودولت عطا فرمائی، اور ہمیں زکوۃ ''دینے والا'' بنایا، چنانچہ زکوۃ انتہائی خوش دلی سے پوری جانچ پڑتال کے بعد مکمل اور اہتمام سے ادا کرنا کا واجب ہے، اور اسمیں کوتاہی دنیا وآخرت کے اعتبار سے سخت نقصان دہ ہے، نیز یہ بات بھی مشاہدہ میں آئی کہ بیشتر خواتین کو زکوۃ کا حساب کرنے کا علم ہی نہیں ہوتا اور اسکے طریقہ کار سے سرے واقف ہی نہیں ہوتیں کہ زکوۃ کیسے نکالی جاتی ہے، زکوۃ کس کو دی جاتی ہے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں جب تک خواتین سیکھیں گی نہیں یا اسکی معلومات ہی نہیں حاصل کریں گی تو زکوۃ کیسے ادا کریں گی؟ لہذا اس حوالہ سے کوئی بھی دقت ہو تو علمائے دین ومفتیان کرام کی مشاورت سے رہنمائی حاصل کریں، جب یہ سارا معاملہ سمجھ لیا جائے گا تو اندازہ ہوجائے گا کہ زکوۃ

کا حساب، ادائیگی کا طریقہ کار کتنا سہل اور آسان ہے۔

زیورات کی ملکیت

سب سے پہلے تو خاتون کے پاس جو زیورات ہیں ان کی ملکیت کا تعین ہو کہ ان زیورات کی مالک وہ خود ہے یا اس کے شوہر ہیں؟ اگر خاتون خود مالک ہے تب تو شرعا اصولا خاتون پر ہی زکوۃ کے حساب کی اور اسکی ادائیگی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تاہم اگر حساب کے بعد زکوۃ کی ادائیگی کی رقم خاتون کے پاس موجود نہ ہو تو اپنے زیور میں سے سونا بیچ کر زکوۃ کی فوری ادائیگی کرے۔

واضح رہے کہ بیوی کے ملکیتی زیور کی زکوۃ ادا کرنا شوہر پر لازم نہیں ، ہاں اگر شوہر اپنی بیوی کی اجازت سے اس کی طرف سے زیور کی زکوۃ (بطور احسان) ادا کر دے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ البتہ اگر خاتون خود زیور کی مالک نہیں ہے بلکہ شوہر مالک ہے تو ایسی صورت میں شوہر کو وقتا فوقتا یاد دھانی کرواتی رہے کہ زیور کی زکوۃ ادا کر دیں۔

زکوۃ کے حساب کی تاریخ

زکوۃ ادا کرنے کے لئے کوئی ، دن ، مہینہ مقرر نہیں ہے، سال کے تمام مہینوں میں اور ہر روز زکوۃ ادا کرنا جائز ہے، نیز رمضان المبارک کی کوئی تخصیص نہیں ہے، واضح رہے کہ ہر شخص کی زکوۃ کے حساب کی تاریخ مختلف ہوتی ہے ، مگر صد افسوس ہم نے شریعت کے قانون کے برعکس غلط فہمی کی بنیاد پر یہ غلط تصور قائم کرلیا کہ زکوۃ کا حساب اور اس کی ادائیگی صرف رمضان میں ہی ہوتی ہے، اگر چہ قمری تاریخ کے اعتبار سے زکوۃ کا سال رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں پورا ہوتا ہو، اور اسکی عام طور پر وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ رمضان میں زکوۃ دینے کا ثواب زیادہ ہے، (یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ ثواب زیادہ ہے، مگر ان کے لئے جنکی زکوۃ کا سال رمضان میں پورا ہوتا ہو، یا جو سارا سال زکوۃ دیتے آرہے ہوں اور اسی انداز سے رمضان میں بھی دیتے ہوں، یا جو رمضان میں بطور ایڈوانس دینا چاہتے ہوں) تو کیا ہم کو یہ سمجھنا چاہئے کہ پورے سال کی نمازیں بھی رمضان میں

پڑھ لیا کریں؟ خوب یاد رکھئے کہ فرائض کی ادائیگی اللہ تعالی کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہی ہوگی، چنانچہ جس دن، تاریخ کو نصاب پر سال پورا ہوا اسی دن تاریخ میں فورا حساب کر کے زکوۃ ادا کر دینا افضل ہے۔ اور اس ضمن میں خواتین کی ذمہ داری ہیکہ جس دن وہ زیورات کی مالک بنیں (عام طور پر وہ ان کی شادی کا دن ہوتا ہے) اس دن قمری تاریخ (اسلامی تاریخ) بھی نوٹ کرلیں، اور پھر ہر سال اسی قمری تاریخ کے دن زکوۃ کا حساب کر کے زکوۃ ادا کریں۔

اور جو خواتین اس حوالے سے قمری تاریخوں سے آگاہ نہیں ہیں وہ دیگر ذرائع کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ کی مدد سے عیسوی تاریخ کے ذریعے قمری تاریخ نکال کر اس کو نوٹ کرلیں، اور جو بھی قمری تاریخ (اسلامی تاریخ) نکلے وہی ان کی زکوۃ کے حساب کی اور ادائیگی کی تاریخ ہوئی۔ لہذا جیسے ہی زکوۃ کے حساب اور اسکی ادائیگی کی تاریخ کا تعین ہوجائے اور پچھلے سالوں کی زکوۃ ادا نہیں کی تو اپنی گزشتہ سالوں کی زکوۃ کو ضابطہ میں لے

آ ئے ،(گزشتہ سالوں کا سونے کا بھاؤ بھی انٹرنیٹ پر موجود ہے)۔

مثلا اگر کسی عورت کی شادی کو دس سال ہو گئے ،اور اسکے پاس بیس تولہ سونا ہے،اور اس نے اب تک زکوۃ ادانہیں کی ،تو اسپر لازم ہے کہ گزشتہ دس سال کی زکوۃ حساب کر کے ادا کرے ،اور اس سلسلہ میں اگر قمری تاریخ تک پہنچنا مشکل ہو رہا ہو تو خوب سوچ بچار کرے،گھر کے دیگر افراد سے باہم مشورہ کرے، ممکن ہے کہ اس عمل میں دشواری ہو، وقت بھی لگے،لیکن جب اللہ تعالی اور روز آخرت کا خوف ،فرائض کی ادائیگی کا شوق دل میں ہوگا تو پھر حساب لگانا کوئی مشکل نہیں ،تجربہ یہ ہیکہ اگر اس حساب کو روزانہ ایک گھنٹہ بھی دے دیا جائے تو ان شاء اللہ پندرہ سے بیس دن میں حساب مکمل ہو جائے گا۔آپکو حساب لگاتے وقت یہ پختہ یقین ہونا چاہئے کہ حساب لگانے میں جتنا وقت صرف ہوگا اللہ تعالی کے ہاں عبادت شمار ہوگا۔

نصاب کا معنی

نصاب سونا ، چاندی ،کیش ، یا مال تجارت یا جانوروں کی وہ خاص

مقدار ہے جس پر شریعت نے زکوۃ فرض کی ہے، مثلا سونا کے لئے ساڑھے سات تولہ، چاندی کے لئے ساڑھے باون تولہ۔

سونے کا نصاب

سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے، موجودہ وزن کے اعتبار سے [87.4875] گرام سونا جس کے پاس ہو تو وہ صاحب نصاب ہے، چنانچہ اگر نصاب کے برابر سونا ایک سال تک رہے تو سال مکمل ہونے پر زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

چاندی کا نصاب

چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی ہے، موجودہ وزن کے اعتبار سے [612.4125] گرام چاندی جس کے پاس ہو تو وہ صاحب نصاب ہے، چنانچہ اگر چاندی کے نصاب پر ایک سال گذر جائے تو ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

نصاب

اگر زیور سونے کا بنا ہوا ہے تو سونے کے نصاب کا اعتبار ہوگا، اور اگر چاندی کا ہے تو چاندی کے نصاب کا اعتبار ہوگا۔

زیورات کا وزن

عموماً خواتین اپنے اندازے سے ہی زیورات کے وزن کا تعین کرلیتی ہیں (جو کہ اکثر و بیشتر درست نہیں ہوتا) اور اسی وزن کے مطابق جیسے تیسے زکوۃ ادا کرکے مطمئن ہوجاتی ہیں، ان کے لئے عرض ہے کہ وہ اپنے زیورات کسی جوئیلر کے پاس لے جاکر باقاعدہ وزن کروائیں، یا وزن کرنے والی ڈیجیٹل مشین منگواکر خود وزن کرلیں، اگر حالات کی وجہ سے زیور بنک میں رکھوایا ہے اور لاکر سے نکال کر لے جانا دشوار ہو تو کسی جوئیلر سے الیکٹرانک میزان کا طریقہ کار سمجھ کر وہ میزان اپنے ساتھ بنک لے جائیں اور خود وزن کریں۔

زیور کی زکوۃ کا حساب کیسے کریں؟

جس دن بھی زکوۃ کی تاریخ آئے سب سے پہلے جوئیلر سے اس دن کے سونے کا بھاؤ معلوم کرلیں اور پھر کچھ اس طرح حساب کریں:

کل وزن (بغیر نگ) × سونے کا کرنٹ ریٹ = ٹوٹل مالیت (زیورات)

× 2.5 % مقدار زکوۃ

زیورات کی زکوۃ کیسے نکالی جائے؟

جس دن زکوۃ کا حساب مکمل ہوجائے خواتین پر لازم ہے کہ کسی بھی تاخیر کے بغیر فورا ادائیگی کردیں، بسا اوقات فوری طور پر مستحقین کا ملنا بھی دشوار ہوتا ہے، اور جلدی کی وجہ سے بعض اوقات غیر مستحق کو زکوۃ دے دی جاتی ہے، جبکہ شرعا غیر مستحق کو دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی، لہذا اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنی زکوۃ ایڈوانس میں پورے سال ادا کرتی رہیں، (اور شرعی مسئلہ بھی یہ ہے کہ اگر صاحب نصاب مسلمان اپنی زکوۃ کا سال مکمل ہونے سے پہلے پیشگی زکوۃ ادا کرے تو زکوۃ ادا ہوجائے گی) اور

جس دن زکوۃ کی متعین تاریخ آجائے حساب کر کے باقی ماندہ زکوۃ بھی ادا کردی جائے۔ مگر ایڈوانس زکوۃ کو پہلے اپنے سرمایہ میں ضرور ملا لیں، مثلاً:

زیورات کی مالیت:	100000	
وقتاً فوقتاً ایڈوانس میں دی گئی زکوۃ:	2000 +	
ٹوٹل:	102000	
واجب الاداء زکوۃ:	2550	%2.5
ایڈوانس ادا کردہ زکوۃ:	2000-	
بقیہ واجب الاداء زکوۃ:	550	

زیور کی زکوۃ سے متعلق ضروری مسائل

مسئلہ 1 : اگر کسی کو صاحب نصاب بننے کی قمری تاریخ یاد نہ ہو تو غور و فکر کے بعد گمان غالب یا قرائن سے اندازہ کر لے اور صاحب نصاب ہونے کی تاریخ متعین کر لے پھر اسکے مطابق زکوۃ ادا کرے، مثلاً اگر غالب گمان سے یہ ثابت ہوا کہ تین سال سے صاحب نصاب ہے تو تین

سال کی زکوۃ ادا کرے، اگر احتیاطا کچھ زیادہ مدت لگائی جائے تو بہت بہتر ہے، بالفرض اگر زکوۃ زیادہ ادا کردی تو ثواب زیادہ ملے گا اور زائد رقم نفلی صدقہ میں بدل جائیگی۔

بایں ہمہ اگر کسی تاریخ کے بارے میں گمان غالب نہ ہو تو ایسی صورت میں اندازے سے خود کوئی قمری تاریخ (اسلامی تاریخ) متعین کرلے، اور اس تاریخ سے پورا سال مکمل ہونے کے بعد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ 2 : اگر نصاب کے برابر سونا ایک سال تک رہے تو سال مکمل ہونے پر زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ 3 : اگر کسی مرد یا عورت کے پاس صرف سونا ہے اور وہ نصاب سے کم ہے اور اسکے ساتھ چاندی یا نقد روپیہ یا مال تجارت وغیرہ قابل زکوۃ کوئی چیز نہیں، تو ایسی صورت میں ساڑھے سات تولہ سے کم سونا پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ 4 : اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا تھا، اور اس نے سال مکمل ہونے کے بعد نقد رقم سے زکوۃ ادا کردی، اور ساڑھے سات تولہ سونا باقی رہا، اور اس پر مثلا دوسرا سال گذرا تو نصاب کے برابر سونا ایک سال تک محفوظ رہنے کی وجہ سے دوسرے سال بھی ساڑھے سات تولہ سونا پر زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ 5 : اور اگر سونے کا ہی کچھ حصہ زکوۃ میں ادا کردیا، اور باقی ماندہ سونا نصاب سے کم ہے، اور اس انسان کے پاس ایسی اور کوئی چیز نہیں جس پر زکوۃ فرض ہوتی ہے، تو اس صورت میں ساڑھے سات تولہ سے کم مقدار پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ 6 : اور اگر مذکورہ انسان کے پاس ساڑھے سات تولہ سے کم مقدار سونا کے علاوہ کوئی ایسی چیز موجود ہے جس پر زکوۃ واجب ہوتی ہے، مثلا نقد رقم تجارتی مال یا چاندی وغیرہ تو اس صورت میں ان چیزوں کی قیمت کو سونے کی ساتھ ملا کر دیکھ لیں کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت

کے برابر ہے یا نہیں، اگر چاندی کے نصاب کے برابر ہے تو زکوۃ واجب ہوگی اور اگر کم ہے تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ 7 : جس قمری تاریخ میں سال پورا ہوگا یا جس دن زکوۃ نکالی جائیگی اس دن بازار میں دکاندار جس قیمت پر سونا فروخت کرتے ہیں اس قیمت کا اعتبار کرکے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگی، الغرض زیورات کی زکوۃ نکالنے میں قیمت خرید کا نہیں بلکہ قیمت فروخت کا اعتبار ہے، اور اگر سونا ہی زکوۃ میں دینا ہے تو موجودہ سونے کا چالیسواں حصہ زکوۃ میں دیدے، زکوۃ ادا ہوجائیگی۔

مسئلہ 8 : روزمرہ کے استعمال کے زیورات پر زکوۃ واجب ہے (بشرطیکہ زیور نصاب کے برابر ہے یا دوسرے اموال زکوۃ کے ساتھ مل کر نصاب کے برابر ہے)۔

مسئلہ 9 : اگر سونا چاندی کے زیور نصاب کے برابر ہیں یا اس سے زیادہ ہیں تو اس سے سالانہ زکوۃ نکالنا لازم ہے، چاہے استعمال کرے یا نہ

کرے، کاروبار میں لگا کر بڑھائے یا نہ بڑھائے، چاہے اپنے پاس ہو یا بنک کے لاکر میں ہو، اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، کیونکہ اللہ تعالی نے سونا چاندی کو اصل خلقت کے اعتبار سے "ثمن" یعنی رائج الوقت روپیہ سکہ کے طور پر پیدا کیا ہے، تجارت کاروبار کے لئے پیدا کیا ہے، اگر کسی کے پاس سونا ہے وہ اس سے کاروبار نہیں کرتا یا زیور بنا کہ رکھتا ہے تو یہ اسکا اختیار ہے، شریعت اسکی ذمہ دار نہیں ہے اور زکوۃ دینا بہر صورت واجب ہوگی۔

مسئلہ 10 : جو زیور لاکر میں موجود ہے اگر وہ نصاب کے برابر ہے یا دوسری چیزوں کے ساتھ مل کر نصاب کے برابر ہے تو اس پر بھی سالانہ زکوۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ 11 :اگر زیورات نصاب کے برابر ہیں تو زیورات پر سالانہ زکوۃ واجب ہے، خواہ وہ مردوں کے ہوں یا عورتوں کے، تراش کر بنے ہوں یا پگھلا کر، برتن ہوں یا کچھ اور، استعمال میں آتے ہوں یا نہ آتے ہوں مشین کے بنے ہوئے ہوں یا نگینہ والے ہر حال میں زکوۃ واجب ہے۔

مسئلہ 12 : بعض خواتین ''استعمال'' کا زیور کہہ کر زکوۃ نہیں دیتیں ان کا یہ عمل درست نہیں ہے۔ استعمال کے زیور پر بھی حسب شرائط زکوۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ 13 : اگر مختلف اوقات میں مختلف زیور خریدے گئے تو ان پر زکوۃ کب فرض ہوگی؟ اس کے بارے میں تعیین کا طریقہ یہ ہے کہ انسان کے پاس جس روز اتنا مال ہوگیا کہ سونا، چاندی، مال تجارت، کیش رقم اور زیور کا مجموعہ (سب ملا کر) ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو وہ صاحب نصاب ہے۔

مسئلہ 14 : یا جس دن زیور کی مقدار نصاب کے برابر ہوگئی اس دن یہ انسان صاحب نصاب ہے (بشرطیکہ اس کے پاس زکوۃ واجب ہونے والے دوسرے اموال زکوۃ نہ ہوں)۔

مسئلہ 15 : یا زیور نصاب کے برابر نہیں لیکن زیور کی مقدار دوسرے اموال زکوۃ سے ملکر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہوگئی تو یہ

صاحب نصاب ہے۔

مسئلہ 16 : جس دن خاتون نصاب کی مالک بنے اس دن کی قمری تاریخ یاد رکھے اور ایک سال بعد پھر جب یہی قمری تاریخ آئے گی اور یہ نصاب کی مالک رہی تو اس پر زکوۃ فرض ہوگی، اور ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگی۔

مسئلہ 17 : اگر سال پورا ہونے سے پہلے مزید زیور مل گیا مثلاً زکوۃ کے حساب اور ادائیگی کی تاریخ یکم محرم الحرام ہے، اور یکم سے ایک دن قبل شوہر نے ہدیہ میں مزید زیور دے دیا، یا خود خرید لیا تو وہ اضافی حاصل شدہ زیور بھی زکوۃ کے حساب والے دن یعنی یکم کو قابل زکوۃ میں شامل ہوگا اور اسکی زکوۃ نکالنا بھی لازم ہوگی۔

مسئلہ 18 : اگر خاتون کے پاس زکوۃ ادا کرنے کے لئے رقم موجود نہ ہو اور شوہر نے بھی رقم دینے سے منع کر دیا ہو تو بلا تاخیر اپنے زیورات میں سے کوئی بھی چیز فروخت کر کے زکوۃ کی ادائیگی کرے۔

مسئلہ 19 : اگر سونے کے زیورات میں ہیرا، موتی، نگینہ وغیرہ بھی ہیں تو صرف سونے کی قیمت پر زکوۃ واجب ہے، ہیرا، موتی اور نگینے کی قیمت پر زکوۃ واجب نہیں، اور زیور بنوانے کی اجرت نہیں لگائی جائیگی۔

مسئلہ 20 : زیور میں سونے کے علاوہ ملاوٹ کھوٹ بھی ہوتی ہے تو اس کی زکوۃ کا حکم یہ ہے کہ اس قسم کی ملاوٹ والے سونے کی عام بازار میں جو قیمت ہے اس سے ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرے۔

مسئلہ 21 : اگر بیٹی نابالغ ہے اس کو دینے کے لئے سونا، چاندی یا زیور خرید کے رکھا، اور باپ نابالغ بیٹی کو ان چیزوں کا مالک سمجھتا ہے (یعنی تحریری یا زبانی طور پر کہہ دیا کہ یہ زیور فلاں بیٹی کا ہے) تو ان چیزوں پر زکوۃ واجب نہیں، کیونکہ بیٹی ابھی تک بالغ نہیں، اور نابالغ پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔ ہاں جب لڑکی بالغ ہو جائے گی تو سال گذرنے کے بعد اس پر زکوۃ واجب ہو جائے گی، پھر چاہے وہ لڑکی خود زکوۃ ادا کرے یا اسکی طرف سے اجازت لیکر باپ ادا کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔

اگر والدین نے بالغ لڑکی کے لئے سونا چاندی یا زیور خریدا، اور وہ نصاب کے برابر ہے، تاہم ماں باپ نے ان چیزوں کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے، بیٹی کو ابھی مالک بنا کر قبضہ نہیں دیا (یعنی تحریری یا زبانی طور پر بیٹی کو مالک نہیں بنایا) تو ابھی تک ان چیزوں میں بیٹی کی ملکیت نہیں آئی، کیونکہ ملکیت ثابت ہونے کے لئے قبضہ دینا ضروری ہے، اور یہاں قبضہ نہیں دیا گیا، لہذا ان چیزوں کی زکوۃ ادا کرنا خریدار یعنی والدین یا ان دونوں میں سے جس نے خریدا ہے اس کے ذمہ لازم ہے، بالغ لڑکی پر نہیں۔

(بحوالہ ''زکوۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'')

مشورہ: دراصل ہماری زندگی کا اہم مقصد اللہ تعالی کے دین کو پھیلانا ہے، مگر ہم چونکہ یہ ذمہ داری پوری نہیں کر پار ہے، تو کم از کم اپنی زکوۃ ان مستحق لوگوں کو دیں جو کہ ہر لمحہ ہر آن ہر گھڑی دین کی ترقی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور باقی ماندہ ساڑھے ستانوے فیصد مال جو کہ اللہ تعالی ہی کا عطا کردہ ہے، اسمیں سے صدقات کا اہتمام بھی کریں، اللہ تعالی ہم سب کو صحیح طریقے پر زکوۃ کی ادائیگی کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

صورتیں	سونا	چاندی	نقدی	سامان تجارت	کم از کم وزن	مالیت	حکم
1	صرف سونا خالص/زیور	نہیں	نہیں	نہیں	87.4875 گرام ساڑھے سات تولے سونا/زیورات	اعتبار نہیں	زکوۃ واجب
2	نہیں	صرف چاندی	نہیں	نہیں	612.4125 گرام ساڑھے باون تولے چاندی	اعتبار نہیں	زکوۃ واجب
3	کچھ سونا	نہیں	کچھ نقدی دونوں کی مجموعی مالیت	نہیں	612.4125 گرام چاندی کی قیمت	36500/= 11-6-2015	زکوۃ واجب
4	کچھ سونا	کچھ چاندی دونوں کی مجموعی مالیت	نہیں	نہیں	612.4125 گرام چاندی کی قیمت	36500/= 11-6-2015	زکوۃ واجب
5	کچھ سونا	کچھ چاندی تینوں کی مجموعی مالیت	کچھ نقدی	نہیں	612.4125 گرام چاندی کی قیمت	36500/= 11-6-2015	زکوۃ واجب
6	کچھ سونا	کچھ چاندی چاروں کی مجموعی مالیت	کچھ نقدی	کچھ سامان تجارت	612.4125 گرام چاندی کی قیمت	36500/= 11-6-2015	زکوۃ واجب
7	نہیں	نہیں	صرف نقدی	نہیں	612.4125 گرام چاندی کی قیمت	36500/= 11-6-2015	زکوۃ واجب

- صرف سونا یا صرف چاندی کی صورت میں ہر ایک کے وزن کا اعتبار رہوگا۔
- بقیہ تمام صورتوں میں 612.4125 گرام چاندی کی مالیت کا اعتبار رہوگا۔
- درجِ بالا تمام صورتوں میں قیمت فروخت کے اعتبار سے زکوٰۃ واجب ہے۔